

39211 - بنك ميں رقم ركهنى اور كيا ٲاسپٲل كى تعمير زكاة كے مصاريف ميں سے سے ہے؟

سوال

جس كے پاس كسى بنك يا توفير بك ميں كچھ رقم ركھى هو اور اس كى سالانہ زكاة بهى ادا كى جاتى هو تو كيا فائده كے سبب يہ مال مشكوك هو گا؟

اور زكاة نكالنے كے متعلق سوال يہ ہے كه كيا مال كا كچھ حصہ ٲاسپٲل يا يتيم خانہ بنانے كے ليے ديا جا سكتا ہے (كسى خاص ادارے كے اكاؤنٹ ميں مال جمع كروا كرنے كے ذريعہ) يا كه مال ٲاتھوں ميں دينا ضرورى ہے ؟

ٲسنديده جواب

الحمد لله.

اول:

سودى بنكوں ميں رقم ركهنى اور اس ٲر سود ليئا اور فائده كا نام دينا كبيره گناہوں ميں سے سے ہے، اور اس مال كى زكاة ادا كرنے سے صاحب مال كو گناہ سے نہيں بچاتى .

آٲ سوال نمبر (22339) كے جواب كا مطالعہ كريں اس ميں سود كى حرمت كا بيان ہے.

اور اسى طرح سوال نمبر (181) كے جواب كا بهى مطالعہ كريں، كيونكه اس ميں سودى بنكوں كے اندر مال ركهنے كى حرمت بيان كى گئى ہے.

دوم:

اور رٲا مسئلہ زكاة كے مصاريف كا تو يتيم خانہ اور ٲاسپٲل بنانے كے ليے زكاة دينا جائز نہيں، نہ تو ٲاتھوں ٲاتھ اور نہ ہى كسى واسطہ كے ذريعہ، كيونكه زكاة كے مصرف محصورہ اور مقرر كردہ ہيں ان سے زيادہ كرنا جائز نہيں.

اللہ تعالى نے زكاة كے مصاريف مندرجہ ذيل فرمان ميں بيان فرمائے ہيں:

صدقے (زكاة) صرف فقيروں كے ليے ہيں اور مسكينوں كے ليے اور ان كے وصول كرنے والوں كے ليے، اور تاليف قلب كے ليے، اور گردن آزاد كرانے كے ليے اور قرض داروں كے ليے اور اللہ كى راہ ميں اور راہرو مسافروں كے ليے

التوبة (60).

اور زکاة کے ان مصاريف کی تفصيل اور وضاحت ہم نے سوال نمبر (6977) کے جواب میں کی ہے اس کا مطالعہ کر لیں۔

اور ہم نے سوال نمبر (13734) اور (21797) کے جوابات میں مساجد اور مدارس کی تعمیر اور اسی طرح قرآن مجید کی طباعت کے لیے زکاة دینی جائز نہیں تفصيل سے بیان کیا ہے لہذا آپ ان سوالات کے جوابات دیکھیں۔

لیکن اگر اس زکاة کو یتیم خانہ میں اس لیے لگایا جا رہا ہو کہ اس سے یتیم فقراء پر خرچ کیا جائے گا تو پھر اگر یتیم فقراء ہوں تو جائز ہے۔

اور افضل اور بہتر یہ ہے کہ زکاة دینے والا خود زکاة کو خود صرف کرے تا کہ اسے علم ہو کہ اس نے زکاة اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق صرف کی ہے، آپ کو چاہیے کہ آپ مستحق افراد کی تحدید میں کوشش کریں۔

واللہ اعلم .